بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاِنَّ مُتَشَابِہَاتِ مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ

خطبہ نمبر ۶

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ ۱۸ تبلیغ ۱۳۴۸ش ۱۸ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۲

ایک عظیم الشان آسمانی بشارت

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا... اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند مَظْہَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِر مَظْہَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

— ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

— ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ لیکن کمزوری اور بے چینی کی کیفیت چل رہی ہے۔ رات نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور ۱۷ تبلیغ۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہے۔ قوت گویائی ہنوز بحال نہیں ہوئی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور پوری تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے آمین

— ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ مسلسل کئی روز مطلع ابر آلود رہنے کے بعد آج صبح یہاں دھوپ نکل آئی ہے۔ اور مطلع بالکل صاف ہو گیا ہے

زعماء کرام انصار اللہ متوجہ ہوں

(۱) مجلس کا مالی سال یکم صلح مطابق یکم جنوری ۱۹۶۹ء سے شروع ہو چکا ہے بعض مجالس کی طرف سے اس سال کا مشخصہ بجٹ موصول نہیں ہوا۔ ایسی مجالس کے زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنا سال رواں کا باشرح مشخصہ بجٹ جلد تر ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(۲) مجلس کے مالی سال کا دوسرا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ براہ کرم مرکز سے تعاون فرماتے ہوئے ماہ جنوری کا چندہ جلد تر ارسال فرماویں اور آئندہ کے لئے ایسا اہتمام فرماویں کہ وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں پہنچتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہمارے ملک کے موجودہ حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ایک روحانی جماعت ہونے کی حیثیت سے خاص طور پر یہ دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی حاصل کریں اور اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک

مرتبہ۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے جس کا

سیاست سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے

اس حیثیت میں ہمارا پہلا اور آخری تعلق اپنے رب سے ہے۔ غیر اللہ سے ہمارا جو بھی تعلق ہے وہ بالواسطہ ہے یعنی غیر اللہ سے سب تعلقات، اللہ تعالیٰ کی وساطت سے اس کے حکم اور منشاء سے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ہیں۔ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اور اس کی ساری زندگی کی جدوجہد کی غرض اور مقصد اپنے اللہ سے ایک زندہ اور مضبوط تعلق قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط روحانی تعلق پیدا کرنے کی جو راہ اسلام نے ہمیں سکھائی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں "اسلام اور دعائے فاتحہ" ہے

اسلام کے معنے ہیں

کہ انسان اپنی سب خواہشات اور اپنے سب ارادوں اور اپنی تمام مرضیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے اس کا اپنا کچھ نہ رہے جس طرح انسان کی چھری کے سامنے بکرا اپنی گردن کو رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح انسان اللہ کی رضا کی چھری کے سامنے اپنے وجود کو رکھ دے اور اس رنگ میں اپنے پر موت وارد کرنے کی کوشش کرے کہ اللہ کی طرف سے اسے ایک نئی زندگی عطا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اسلام حقیقۃً آگ کا نام ہے کہ جو دو طرفہ ہوتی ہے ایک طرف انسان کے دل میں اپنے رب کے لئے محبت کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے اور دوسری طرف انسان کے دل کی یہ محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرتی ہے اور اس دو طرفہ شعلہ کے نتیجہ میں اللہ کی عظمت اور جلال کے جلوہ کے بعد انسان کا اپنا کچھ باقی نہیں رہتا سب کچھ اللہ کا ہو جاتا ہے۔ اور جب محبت کا یہ مقام انسان کو حاصل ہو جائے تب وہ اپنی پہلی زندگی تو ختم کر چکا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے

ایک نئی زندگی عطا ہوتی ہے

اور یہ نئی عطا، یہ نئی زندگی ایسی ہے جس کا ہر سانس خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہے۔ جس کا ہر جذبہ، جس کی ہر خواہش، جس کی ہر لذت، خدا کے لئے اور خدا سے ہے۔ کوئی چیز اس کی اپنی باقی نہیں رہتی۔ اس دنیا میں جو عام قانون چل رہا ہے اس کے مطابق مسلمان بھی، ہندو بھی، سکھ بھی، عیسائی بھی، دہریہ بھی، بد مذہب بھی، خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے والے بھی، ایک نئی زندگی گزار رہے ہیں۔ وہ زندگی تو ختم ہو گئی لیکن ایک مسلمان کو ایک نئی زندگی ملتی ہے۔ اور یہ زندگی اسے ایک موت کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ

خدا کے لئے ایک موت

قبول کرتا اور خدا کی عطا سے ایک نئی زندگی کو پاتا ہے۔ اس نئی زندگی میں اس کے تمام خیالات، اس کے تمام رجحانات، اس کے تمام جذبات، اس کے تمام تعلقات ایک نیا رنگ رکھتے اور اللہ کی روشنی سے منور اور اس کی محبت سے اصلاح یافتہ ہوتے ہیں اور نئی زندگی میں جو تعلقات غیر اللہ سے ہوتے ہیں وہ اپنے اندر ایک نیا رنگ رکھتے ہیں۔ دنیا کے لئے دنیا سے تعلق نہیں رکھا جاتا۔ خدا کے لئے خدا کی مخلوق سے تعلق پیدا کیا جاتا ہے اور یہ محبت کا مقام انسان کو یہ سبق دیتا ہے۔ کامل اطاعت کے بعد انسان جانتا ہے کہ میں یہ دوسری زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ نہ اس زندگی کو قائم رکھ سکتا ہوں جب تک کہ مجھے دعا کا سہارا حاصل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ کی شکل میں

انسان کو ایک کامل دعا سکھائی ہے

جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "دعائے فاتحہ" نام رکھا ہے پس کامل اطاعت کے ساتھ کامل دعا کا ہونا ضروری ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر کامل فیوض جاری ہوتے ہیں۔ اس کامل دعا میں ہمیں جو سکھایا گیا ہے وہ اتنا گہرا اور اتنا وسیع ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر غیر مذاہب کو یہ چیلنج دیا کہ وہ اپنی تمام کتب سماوی میں سے

وہ مضمون نکال کے دکھا دیں جو اللہ تعالےٰ نے

قرآن کریم کے شروع میں

سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں بیان کیا ہے۔ تو اس میں بڑی گہرائی، بڑی وسعت ہے۔ اس کے سینکڑوں معنے ہو چکے ہیں اور جب تک دنیا قائم ہے سینکڑوں ہزاروں معنے ہوتے رہیں گے۔ یہ دعا اپنی کامل حیثیت میں قائم ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھاتا رہے گا۔ اس وقت میں اس تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی پھر کسی وقت اس نقطۂ نگاہ اس زاویہ سے دوستوں کے سامنے سورۂ فاتحہ کی تفسیر رکھوں گا

اس وقت میں صرف مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد

یہ ہے کہ سچے مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا ہو جائے۔ جن کی زندگی پر ایک موت وارد ہو اور وہ دنیا سے کلی طور پر منقطع ہو جائیں۔ اور ان کا دنیا سے کوئی واسطہ نہ رہے اور ایک کامل دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی رحمت کو کچھ اس طرح جذب کریں کہ انہیں ایک نئی زندگی ملے۔ جو پہلی سے مختلف جو پہلی سے کہیں زیادہ حسین، جو پہلی سے بہت زیادہ دنیا کی خدمت گزار زندگی ہو۔

آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں

وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعوےٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں۔ سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کر سکتے۔ لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکتی ہے اور ہمیں کرنی چاہیئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے۔ میں ان دنوں خاص طور پر جماعت سے خواہش رکھتا ہوں اور اس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ اس وقت جو فتنہ اور شر ہمیں نظر آتا ہے میں نے بڑا غور کیا ہے۔ میرا ذاتی تاثر ہے کہ

اس کی براہِ راست ذمہ داری

کسی بھی سیاسی پارٹی پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ بلکہ ایک خطرناک منصوبہ ہمارے ملک کو تباہ کرنے کے لئے کسی اور جگہ بنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حد تک تو سیاسی پارٹیوں پر ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو اپنے اندر کیوں گھسنے دیتے ہیں جن کا ان کے ساتھ براہِ راست تعلق نہیں۔ اور اس طرح ان شرپسند ایجنٹس کو موقعہ مل جاتا ہے کہ لوٹ مار اور توڑ پھوڑ کے کام کریں۔ لیکن میرے نزدیک براہِ راست کسی سیاسی پارٹی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی جا سکتی۔ کیونکہ میرے نزدیک وہ اس کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ اسے پسند کر سکتے ہیں کہ ملک کو اس طرح تباہ کر دیا جائے

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہمیں ایک مذہبی اور روحانی جماعت ہونے کے لحاظ سے اس سے کوئی براہِ راست تعلق نہیں۔ گو ایک شہری کی حیثیت سے ہمارا ہر فرد اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ہم پر اللہ تعالےٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے۔

کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں۔ اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جا سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے ملک اور ہماری قوم کو توفیق دے کہ وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں۔ اور رفعتوں پر رفعتیں حاصل کرتے چلے جائیں۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کر سکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل خست نہیں دکھانی چاہیئے بلکہ اپنے لئے بھی اس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ تمہاری ضرورتیں خود پوری کرے گا اور اپنے بھائیوں کے لئے

ہر وقت دعا کرتے رہو

کیونکہ میرے نزدیک جو منصوبہ کسی شرپسند دماغ نے بنایا ہے اس کا اصل مقصد مسلمان اور اسلام کو ضعف پہنچانا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسلام اور مسلمان کو اس شیطانی منصوبہ کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور آسمان سے فرشتوں کو نازل کرے۔ جو ہماری اس قوم کی حفاظت کریں اور ایسے حالات پیدا نہ ہونے دیں۔ جن حالات کے نتیجہ میں امتِ مسلمہ میں ضعف پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔

دوست میرے لئے بھی دعا کریں

جلسہ کے ایام سے انفلوئنزا کا ہلکا اثر چلا آ رہا ہے شائد ہلکے اثر ہونے کی وجہ سے لمبا اثر ہو گیا ہے۔ کبھی ہلکی حرارت ہوتی رہی ہے کبھی گلے میں زیادہ تکلیف کبھی نسبتاً آرام۔ بہرحال اگرچہ کل سے کچھ افاقہ محسوس کرتا ہوں لیکن پوری طرح اثر ابھی دور نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے اور بیماری کو دور کرے تاکہ ان ضروری فرائض جن میں

دعا بھی ایک بڑا فرض ہے

ان ضروری فرائض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ رہے ؛

ہمیشہ یاد رکھیئے

۔۵ احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔

۔۵ الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے

۔۵ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے

(منیجر الفضل ربوہ)

۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ تبلیغ ۱۳۴۸ھش

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

انبیاء علیہم السلام کو جو نشان دیئے جاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا حق الیقین ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں ایسے نشان ہوتے ہیں جیسا کہ ہم نے کسوف وخسوف کی پیشگوئی کے تعلق میں پہلے وضاحت کی ہے۔ یہ پیشگوئی ایسی ہے کہ جو پوری ہو چکی ہے۔ اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاتعداد ایسی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔ پوری ہو رہی ہیں اور آئندہ قیامت تک پوری ہوں گی۔ آپ کی ان پیشگوئیوں کے علاوہ ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو آپ کے فیض سے آپ کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہونے والا مامور کرتا ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی جاتی ہے:۔

"نبیوں کا عظیم الشان کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے لَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الآیہ۔ یعنی خدا تعالےٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتیں۔ ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے۔ جو لوگ نبوت کے کمالات سے حصہ لیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے مامور اور مرسلوں کا ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں۔ پیشگوئی بہت بڑا معجزہ ہے۔ تمام کتب سابقہ اور قرآن کریم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ نادان اور بد اندیش مخالفوں نے اس علم پر کبھی غور نہیں کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر اعتراض کیا ہے مگر افسوس ہے اُن آنکھ بند کر کے اعتراض کرنے والوں کو یہ معلوم نہ ہوا کہ جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں دنیا میں کل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر اُن کے مقابلہ میں رکھیں تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ قطع نظر اس بات کے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ اور قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں۔ سب سے بڑھ کر ثبوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ ہر زمانہ میں اُن پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بطور نشان کھڑا کیا۔ اور پیشگوئیوں کا ایک عظیم الشان نشان مجھے دیا تا میں اُن لوگوں کو جو حقائق سے بے بہرہ اور معرفتِ الٰہی سے بے نصیب ہیں روزِ روشن کی طرح دکھا دوں کہ ہمارے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کیسے مستقل اور دائمی ہیں۔

کیا بنی اسرائیل کے بقیہ یہود یا حضرت مسیح علیہ السلام کو خداوند خداوند پکارنے والے عیسائیوں میں کوئی ہے جو ان نشانات میں میرا مقابلہ کرے میں پکار کر کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ پھر یہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداری معجزہ نمائی کی قوت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ نبی متبوع کے معجزات ہی وہ معجزات کہلاتے ہیں جو اس کے کسی متبع کے ہاتھ پر صادر ہوں۔ پس جو نشانات خوارق عادات مجھے دیئے گئے ہیں۔ جو پیشگوئیوں کا عظیم الشان نشان مجھے عطا ہوا ہے یہ دراصل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زندہ معجزات ہیں۔ اور کسی دوسرے نبی کے متبع کو یہ آج فخر نہیں ہے کہ وہ اس طرح پر دعوت کر کے ظاہر کر دے کہ وہ بھی اپنے اندر اپنے ہی متبوع کی قدسی قوت کی وجہ سے خوارق دکھا سکتا ہے۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہے۔ اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ رسول ابدالآباد کیلئے صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں جن کے انفاسِ طیبہ اور قوتِ قدسیہ کے طفیل سے ہر زمانہ میں ایک مردِ خدا خدا نمائی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۱۲ تا ۴۱۴)

اس تمہید کے بعد ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر "پسرِ موعود" یعنی "مصلح موعود" کے متعلق کی تھی اور جو لفظ بلفظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں پوری ہوئی۔ یہ پیشگوئی آپ نے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کی تھی۔ اس پیشگوئی میں مرکزی پیشگوئی تو مصلح موعود کے متعلق ہے تاہم یہ کئی پیشگوئیوں پر محمول ہے اور جن میں سے تقریباً ہر ایک پوری ہو چکی ہے یا پوری ہو رہی ہے۔ ہم یہاں صرف پسرِ موعود والی پیشگوئی کا حصہ ہی درج کرتے ہیں:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔۔۔۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزندِ دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ پیشگوئی جس شان سے پوری ہوئی ہے اس کا علم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح حیات کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔

چونکہ غیب کا علم انسان کے اختیار میں نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے کہ اس قسم کی پیشگوئی وجود باری تعالیٰ پر اور مامور من اللہ کی صداقت پر ایک ایسی شہادت قائم کرتی ہے جس سے سوا ہٹ دھرمی کے انکار نہیں ہو سکتا۔

الغرض وجودِ باری تعالیٰ پر جو شہادت عقلیت کی بناء پر قائم ہوتی ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ ایسا وجود ہونا چاہیئے لیکن چونکہ "ہونا چاہیئے" عملی زندگی کے لئے کافی ہیچ نہیں اس لئے ضرور ہے کہ آج دہریت کے فروغ کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کی ایسی شہادت قائم کی جائے جس سے انسان کے دل میں حق الیقین پیدا ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں ان پر علیٰ وجہ البصیرت عمل کیا جائے اور وہ نتائج پیدا ہوں جو الٰہی منشاء کے مطابق ہیں۔ یعنی ایسی الٰہی معرفت۔ کہ انسان الٰہی ہدایت پر پورے ایمان کے ساتھ عمل کرنے کی صلاحیت بہم پہنچائے اور اس میں کسی قسم کی بے دلی محسوس نہ کرے جب اکثریت کی یہ کیفیت ہو جائے گی تو دُنیا خود بخود جنت کا نمونہ بن جائے گی۔ کیونکہ دُنیا سے تمام بے انصافیاں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا کہ وہ باری تعالیٰ کے وجود کی ایسی شہادت پیش کریں جو منکرانِ حق کے لئے حجت ہو۔ اور وہ مان لیں کہ بغیر الٰہی ہدایت کے زندگی کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
روزنامہ الفضل ربوہ
خود خرید کر پڑھے

پیشگوئی مصلح موعود کی تمام علامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود گرامی میں پوری ہو گئیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

مورخہ ۱۲ دسمبر ۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جو اہم تقریر فرمائی تھی۔ اسکے ایک حصہ کا محض اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود

حضور نے مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پر تفصیلی طور پر ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات میں نہایت ایمان افروز طریق سے اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ حضور نے بتایا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ولادت پر جو اشتہار دیا اس میں یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی کہ نو سال کی میعاد میں جس مصلح موعود نے پیدا ہونا تھا آیا وہ یہی لڑکا ہے یا کوئی اور ہے چنانچہ جب حضور پر یہ انکشاف ہو گیا تو حضور نے مزاح نیر میں اس کا اعلان فرما دیا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔ اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خوبیاں اس کے گرد گھومتے ہیں۔ اور گذشتہ پچاس برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوار الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے۔ ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں اللہ تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعے بہت سے اخبار غیبیہ ظاہر ہوئے روحانی علوم و معارف کا انبار ہوا۔ آپ کے اخلاق فاضلہ سے اور آپ کے فیض صحبت سے ہم نے بہت سے روحانی برکات حاصل کئے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہمارے افق پر طلوع ہوا اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" اسلئے کہ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی اتباع کے فیض سے علم الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے۔ اور دقیق معارف ابر نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتب تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو فوقیت بخشی گئی تھی ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

علوم ظاہری و باطنی کا وہ وسیع و عمیق دریا آپ کے فیض رسان وجود سے جاری ہوا جو حضرت مصلح موعود نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش اٹھارہ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے روحانیت اخلاق سیرت اور سوانح فقہ، سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی تعداد ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے۔ سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن کریم کے ترجمے شائع کئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ مع تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ لوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے بھی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ فرانسیسی ہسپانوی، اٹیلین، روسی، اور پرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں اور ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے انڈونیشین زبان میں بھی دس پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ مکمل ہو چکا ہے۔

پھر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائی چنانچہ دنیا کے متعدد ممالک جن میں یورپ امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک شامل ہیں اس وقت تک ۲۸۹ مساجد تیار ہو چکی ہیں اور متعدد دیگر ممالک میں بھی مساجد زیر تعمیر ہیں۔

اس وقت تک جن ممالک میں احمدی مبلغین کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ان کی مجموعی تعداد ۱۱۰ ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں جو ہر رنگ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں سچی خوابوں سے مشرف کیا جاتا ہے۔

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے" قرآنی محاورہ میں روح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے۔ اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبہ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ سرسری تحقیق سے جو علم حاصل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد ہے اور الہامات کی تعداد ۸ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ مرد مومن کا عزم توکل کی بنیادوں پر بلند ہوتا ہے اور خدا شاہد ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ ہمارا محبوب توکل کے بھی بلند مقام پر فائز تھا۔ نامساعد حالات میں بھی ایسی خوشحالی سے دن گذارے کہ گویا ان کے پاس ہزار خزائن موجود ہیں۔ تنگی کی حالت میں بھی بکمال کشادہ دلی اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھا۔ ایثار آپ کا مشرب تھا اور خدمت خلق آپ کی عادت تھی۔ ہزارہا غربا کو سہارا دیا۔ یتیموں کی پرورش کی بے سہارا بیواؤں کو تعلیم دلوائی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر سارا جہان بھی آپکا عیال ہوتا تب بھی آپ کے دل میں کوئی انقباض پیدا نہ ہوتا۔ خدا خود آپ کے کاموں کا کارساز اور آپ کا متولی تھا جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا جب آپ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو جماعت کے کاروبار کا ایک حصہ ہاتھ چھوڑ چکا تھا اور خزانہ خالی تھا۔ مگر آپ کا دل ایک لمحہ کے لئے نہ گھبرایا اور جب آپ اپنے مولیٰ کو پیارے ہوئے تو دنیا کے طول و عرض میں لاکھوں دل رب کی یاد میں تڑپے اور لاکھوں روحیں آپ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتی ہوئیں اپنے رب کے حضور جھکیں۔ اور اپنے پیچھے آنیوالوں کے لئے آپ ایک بھرا ہوا خزانہ اور ایثار پیشہ قوم چھوڑ گئے۔ ربوہ کی اس سرزمین کا ذرہ ذرہ جسے آپ نے اپنے آنسوؤں اور اپنے خون سے سینچا آپ کی اولوالعزمی پر گواہ ہے پھر خدا نے فرمایا تھا کہ

"وہ دل کا حلیم ہوگا"

یعنی وہ صفات باری کا مظہر ہوگا اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہوگا اور ہم سے ہزاروں اس بات پر گواہ ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا محبوب مصلح موعود اسی زمرۂ ابرار میں شامل تھا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی — اور — اس کا ظہور

پیشگوئی کا مقصد:-

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

پیشگوئی کے الفاظ:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی (غلام) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نُور آتا ہے نُور۔ جس کو خدا نے اپنے رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا مُوجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیشگوئی کے متعلق تحدی:-

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مدت کی تعیین:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا (مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۸ء)

پسر موعود کے متعلق آپ کی اس نو سالہ مدت کی تعیین پر بعض مخالفوں نے نکتہ چینی کی اور لکھا کہ نو سال میعاد بہت زیادہ ہے اور اس میں کافی گنجائش ہے۔ مخالفین کے اس اعتراض پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار دیا جس میں آپ نے فرمایا:-

"جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہو تو اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۸ء)

پھر فرمایا:-

"نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا حال معلوم نہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عرصہ تک کسی قسم کی اولاد پیدا ہو گی چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اٹکل سے قطع اور یقین کیا جائے۔"

(اشتہار ممکک اخبار و اشرار)

مندرجہ بالا حوالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

(۱) اللہ تعالےٰ نے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ایسا فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا جو متعدد غیر معمولی صفات کا حامل ہو گا اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

(۲) یہ موعود فرزند ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا۔

(۳) مصلح موعود۔ اولوالعزم۔ محمود اور بشیر ثانی اسی موعود فرزند کے نام ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ولادت:-

اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے عین مطابق مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے سابق امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا اس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

"خدائے عزّ وجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہو گا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود ہی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی مگر اب تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہ مصلح موعود عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اَور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہو گا۔ اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رسل قربِ تو معلوم شد
دیر آمدۂ زراہِ دُور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جس کا نام بطور تفاؤل بشیرالدین محمود احمد رکھا گیا ہے ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہی لڑکا مصلح موعود معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کے نام وہی رکھے گئے ہیں جو پسر موعود کے تھے لیکن حضور پر ابھی اس بارے میں کامل انکشاف نہ ہوا تھا اس لئے حضور نے فرمایا "کامل

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

تبرکات

حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مقام

(۱)

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

مثل مشہور ہے ؎

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

میری فراست تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بچپن ہی میں اس امر کو پہچانے ہوئے تھی کہ یہ وجود باوجود نہایت عظیم الشان مراتب حاصل کرنے والا اور روحانیت کے اعلےٰ مقاموں پر پہنچنے والا ہے۔ حضرت استاذی المکرم خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت کے زمانہ میں جبکہ عاجز اخبار "بدر" کا ایڈیٹر تھا ایک دن دفتر اخبار بدر میں بیٹھے ہوئے چند دوست باتیں کر رہے تھے حضرت عرفانی کبیر شیخ یعقوب علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو لطف تھا وہ نہ رہا تو بے اختیار میرے منہ سے نکلا کہ جب میاں صاحب خلیفہ ہوں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہونے لگے گا۔ حضرت عرفانی صاحب کا اشارہ اس سلسلہ الہامات و وحیِ الٰہی کی طرف تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہم سُنتے رہتے۔ میرے اس خیال کی تائید بعض اہلِ کشف اصحاب صاف قلب والوں کے رؤیا اور عقائد سے بھی ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق سلسلہ کے نیک اور پاک لوگ شروع سے ہی حسنِ ظن رکھتے چلے آئے ہیں۔ میرے خیال میں سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مصنف و موجد قاعدہ یسرنا القرآن نے اس مضمون پر ایک رسالہ شائع کیا تھا کہ مصلح موعود حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ ہی ہیں آپ کا موعود ہونا حضرت نعمت اللہ ولی اللہ نے بھی اپنے اشعار میں لکھا ہے۔ بلکہ یہود کی کتب مقدسہ میں جہاں مسیح کی آمد ثانی کا ذکر ہے وہاں یہ بھی صراحت کی گئی ہے کہ آمدِ ثانی کا مسیح شادی کرے گا اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا اگر یہ بیٹا مصلح موعود ہونے کے اعلےٰ مقام و مرتبہ پر پہنچنے والا نہ ہوتا تو ہزارہا سال پہلے کی پیشگوئیوں میں اس کے لئے اتنی اہمیت نہ دیتی۔ اب تو حضرت ممدوح نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق اللہ تعالےٰ کی وحی و الہام کا بھی اظہار کر دیا ہے لیکن اگر یہ اظہار نہ ہوتا تب بھی شاندار اصلاحوں کے کام جو آپ نے احمدیوں کے نظام میں۔ اسلام کی اشاعت میں۔ اہلِ اسلام اور اہلِ ہند کی سیاسی راہنمائی میں اور دیگر امور میں کئے ہیں اور جن کی اہمیت اور عظمت کو مخالف اور موافق سب تسلیم کر چکے ہیں وہ اصلاحی کام خود پکار رہے ہیں کہ یہی مصلح موعود ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اپنے کشف و الہام و مکالمہ سے مشرف کیا ہے اور یہ امر جماعت کے واسطے ایک نعمتِ عظمےٰ ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ میں سربسجود ہیں۔ (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء)

(۲)

(رقم فرمودہ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ)

مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیتِ دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آپ کے بعض اَور بھی نشان ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ مثلاً لیکھرام کا نشان۔ بے شک یہ نشان بھی اپنی جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے۔ لیکن نشان ظہور مصلح موعود اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیتِ دعا کے دوسرے نشانوں میں بہت بھاری فرق ہے اس نشان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اہتمام کیا کہ چالیس دن تک اپنے شہر سے باہر ایک بیرونی مقام میں کنج تنہائی میں تمام دنیا سے منقطع ہو کر حضور علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے حضور میں گریہ زاری سے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو رحمت کا نشان عطا فرمایا۔ قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں جو دوسرے نشان ظاہر ہوئے بے شک وہ بھی شان دار نشان تھے لیکن اس نشان کے نتائج ایسے وسیع ہیں کہ ان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

اس قسم کے نشان تاریخ دنیا میں دعا کے نتیجہ میں تین مرتبہ ظاہر ہوئے۔

(۱) پہلا نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا نشان تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ یہ نشان اس ذیل کے نشانوں میں اوّل نمبر پر ہے۔

(۲) دوسرا نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا نشان ہے جو ان دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہوا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کیں۔ یہ نشان اس قسم کے نشانوں میں اپنی شان کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔

(۳) تیسرا عظیم الشان نشان جو دنیا میں قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں ظاہر ہوا وہ مصلح موعود کے ظہور کا نشان ہے۔ یہ نشان اپنی عظمت کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔ وہ کیسا عظیم الشان انسان ہے جو۔ اسی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوا۔ اس کا اندازہ اس کلامِ الٰہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے جو اس چہل روزہ دعا کے بعد حضور علیہ السلام پر بمقام ہوشیارپور نازل ہوا جو ۲۰ فروری کے اشتہار میں شائع کیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے کلام میں مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ پس اگر ہم مصلح موعود کی شان کا صحیح اندازہ لگانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھنے چاہئیں۔ کیا ہی شان ہے اس انسان کی جس کے اوصاف و کمالات اور کارناموں کا نقشہ اس پیشگوئی میں کھینچا گیا ہے۔ پس یہ امر کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ نہ صرف نشانات اور دلائل سے ثابت ہوتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کا فعل بھی بلند آواز سے اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی سے ان تمام امور کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حق میں ایسے رنگ میں پورا کر دیا اور پورا کر رہا ہے جس کا کوئی انصاف پسند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ ان تمام باتوں کو جن کا ذکر اس پیشگوئی میں ہے پورا کرنا کسی انسان کا کام نہ تھا۔ خدا تعالےٰ ہی ایسا کر سکتا تھا اسنے ان باتوں کو پورا کر کے آسمان سے اس بات کی گواہی دی کہ وہ آنے والا جسکی خبر اس پیشگوئی میں دی گئی تھی یہی محمود (فداہ ابی و امی) ہے۔ پس سب سے بڑا ثبوت کسی شخص کی صداقت کا اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت ہوتی ہے اور یہ ثبوت یہاں نہایت ہی بین رنگ میں موجود ہے۔

ایک اَور امر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے مصلح موعود ہونے کی شہادت دے رہا ہے یہ ہے کہ جیسا سلوک آپ سے پہلے خدا تعالےٰ کے موعودوں کے ساتھ ہوا وہی سلوک آپ کے ساتھ ہوا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے جو موعود دنیا کی اصلاح کے لئے آتے رہے ہیں ان کے متعلق یہ سنّت اللہ رہی ہے کہ ان کی قوم کے سرکردہ لوگ ان کی مخالفت پر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ان کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔

ایک اَور امر جو حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی حقیقی شان کو ظاہر کرتا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد آپ کی پیدائش کے ساتھ رکھی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو لوگ حسن ظن رکھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں اور پیشگوئیوں کے نشانوں سے متاثر تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو اصلاح خلق اللہ کے لئے

کھڑا کیا ہے۔ آپ سے بار بار درخواست کرتے تھے کہ آپ کو اپنی بیعت میں داخل کر لیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو ہمیشہ یہ جواب دیتے تھے۔ ابھی تک مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوا جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے بیعت لینے کا حکم نہیں ہوتا میں کسی سے بیعت نہیں لے سکتا لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پیدا ہوئے تو اس وقت آپ کو بذریعہ الہامِ الٰہی سلسلہ بیعت شروع کرنے کا حکم ہوا اور یہ وحی نازل ہوئی۔

اِصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

چنانچہ آپ نے اس اشتہار میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ولادت کی خبر شائع کی اور اس میں لوگوں کو بیعت کی دعوت دے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پیدا نہ ہوئے خدا تعالےٰ نے سلسلہ بیعت کو ملتوی رکھا۔ چنانچہ آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی حکم نازل کر کے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس طرح آپ کی پیدائش کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کا آغاز ہوا۔ اس میں اس بات کا اشارہ تھا کہ اس مولود مسعود کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے کیونکہ دونوں کی ابتداء اکٹھی ہوئی تا معلوم ہو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے وجود کے ساتھ ایسی وابستگی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں سمجھے جا سکتے۔ (الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء)

(۳)

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحبؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے مبارک جمعہ کے خطبہ میں اپنی ایک عظیم الشان رؤیا بیان فرمائی جو یکم فروری ۱۹۴۴ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے اس کے دوران حضور کی زبان پر عربی میں الہامِ الٰہی جاری ہوا:۔

اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ

خَلِيْفَتُهٗ کا لفظ میرے نزدیک یہ بات واضح کر رہا ہے کہ حضور والا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل متبع اور آپ کے سچے جانشین ہیں۔ میں نے جو مندرجہ بالا تشریح کی ہے اس لئے نہیں کہ میرے سامنے کوئی علمی مشغلہ ہے اور نہ مجھے اس کا حق ہے کیونکہ میں کوئی عالم نہیں ہوں بلکہ اس لئے کہ اس کی بنیاد میں ایک الٰہی شہادت مخفی ہے اور وہ اس طرح پر کہ ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے ماہ رمضان کی بارہویں تاریخ کو میں بعد نماز فجر سویا ہوا تھا میں نے رؤیا میں دیکھا کہ اس بات کی منادی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس تشریف لا رہے ہیں (یعنی زندہ ہو کر واپس آ رہے ہیں) اس منادی کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور عاجز راقم استقبال کے لئے مسجد مبارک کے چوک میں پہنچے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بجز ہم دونوں کے اور کوئی نہیں۔ اسی اثناء میں نظر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جانب شمال سے تشریف لا رہے ہیں اور حضور کے چہرے پر سفید نقاب ہے۔ جب حضور اس مقام پر پہنچے تو حضور نے چہرہ مبارک پر سے نقاب اُٹھا دیا۔ اس وقت حضور کا چہرہ مبارک ایسا منور نظر آیا جس کی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔ تھوڑے توقف کے بعد پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضور سے مصافحہ کیا پھر اس عاجز نے کیا۔ حضور پُرنور نے میرے ہاتھ کو کچھ دیر تک ہاتھ میں تھامے رکھا۔ اسی اثناء میں مجھے کچھ معلوم ہونے لگا کہ حضور کی شکل حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی سی ہو رہی ہے اور ساتھ ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب لاہور میں تھے وہ تندرست ہو کر آئے ہیں مگر یہ خیال زیادہ غالب نہ ہوا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

یہ عجیب بات ہے اس رؤیا میں کچھ تعلق لاہور کا پایا جاتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ کا الہام لاہور میں ہوا ہے۔ گویا لاہور سے مسیح موعود آ رہے ہیں۔ اس رؤیا کے وقت میری خوشی کی کوئی حد و انتہا نہ تھی۔ میں نے یہ رؤیا دیکھی اور خدا گواہ ہے کہ دیکھی اور قدرت کے ہاتھوں نے مجھ سے اسے لکھوا دیا۔ اور وہ ۱۱ دسمبر ۱۹۴۰ء کے الفضل میں زیر عنوان "حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم نے کس طرح کی" شائع ہو چکی ہے۔ اس بناء پر میں حق رکھتا ہوں کہ عرض کروں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوبارہ آنا برحق۔ حضور کا اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ کہنا برحق۔ کیونکہ زندہ ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۳۰ء میں حضور ہی سے تو ملاقاتی ہوئے تھے۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود لائق صد ستائش ہے کہ وہ پیارے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوبارہ دنیا میں لانے کا موجب بنا اور یہ عاجز اپنے پیارے مولا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے اس عاجز کو آج سے چودہ سال پہلے حضور کا مسیح موعود ہونا دکھا دیا۔ آج تو کیا اگر آج سے چودہ سال پہلے حضور اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ کہتے تو عاجز اس وقت اس کی تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے کھڑا ہو جاتا۔

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۴ء صـ۵)

اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

(بقیہ صـ۶)

انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

کامل انکشاف کے بعد حضور کا اعلان:۔

حضور نے اپنی کتاب سراجِ منیر شائع فرمائی تو چونکہ اس وقت آپ پر کامل انکشاف مصلح موعود کے متعلق ہو چکا تھا اس لئے آپ نے یقین کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو ہی مصلح موعود قرار دیا اور اعلان فرمایا کہ:۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمد کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراجِ منیر)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی اور اس کے پیدا ہونے کی مدت نو سال مقرر فرمائی جو ۲۳ مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوئی اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضورؑ نے اپنی کتاب سراجِ منیر کے ذریعہ سے اعلان کر دیا کہ پسر موعود وہی لڑکا ہے جو آپ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

پیشگوئی کے مصداق ہونے کا حلفیہ اعلان:۔

۱۲ مارچ ۴۴ء کو لاہور میں حضور رضی اللہ عنہ نے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"میں اس واحد قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۳ اٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دُنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دُنیا میں قائم ہو گی۔"

(الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

آؤ خیر البشرؐ کی بات کریں

آؤ خیر البشر کی بات کریں
رات گذری سحر کی بات کریں

رب عرش عظیم و اعلیٰ کے
ہادیٔ نامہ بر کی بات کریں

نادک افگن ہے جب عدو ہم پر
کیوں نہ پھر ہم سپر کی بات کریں

چھوڑ دو رعنائیاں زمانے کی
آخرت کے سفر کی بات کریں

خاتم الانبیاء ہے جس کا مقام
اس شہ بحر و بر کی بات کریں

وجہِ تخلیقِ حضرتِ آدم
رشکِ شمس و قمر کی بات کریں

ارضِ بطحا کے مہرِ تاباں کے
جلوہ و جلوہ گر کی بات کریں

حسنِ فطرت کے شاہکارِ جمیل
فخرِ جن و بشر کی بات کریں

مشکلیں ہوں گی خود بخود آساں
آؤ اُس چارہ گر کی بات کریں

بھیجیں اس پر سدا درود و سلام
اور اُسی تاجور کی بات کریں

جن کا ہمسر نہیں جہاں میں کوئی
اُن کے علم و ہنر کی بات کریں

قابَ قوسین تک جو جا پہنچے
اُن کے اَوجِ سفر کی بات کریں

ان کی سیرت کی اور صورت کی
اُن کے شام و سحر کی بات کریں

اُن کے قرآن، اُنکی سُنّت کی
اُن کے حُسنِ نظر کی بات کریں

دینِ اسلام کی اشاعت کی
اور فتح و ظفر کی بات کریں

دعویٰ حضرتِ مسیح زماںؑ
مہدیٔ منتظر کی بات کریں

نائب و خادمِ محمدؐ کی
اور فضلِ عمر کی بات کریں

(محمد صدیق امرتسری ایم اے بی او)

یہ بھی محمودؓ کا زمانہ ہے

جو مخالف سے تو نے جھانا ہے
وہ حقیقت نہیں فسانہ ہے

ایک ربوہ میں ہے بنی جنت
قلب کا در کوئی کھلے نہ کھلے

یہ بھی الزام ہم نے مانا ہے
فرض اپنا تو کھٹکھٹانا ہے

کل جو فضلِ عمرؓ سے تھا باندھا
ہم کو پیمان وہ نبھانا ہے

فیض ان کا ہے آج بھی جاری
یہ بھی محمود کا زمانہ ہے

دل سے قائل تو ہو چکی دُنیا
صرف ہونٹوں پہ انکے نہ نہ ہے

آج ہم کو وہ روکتے ہیں مگر
کل اسی راہ پہ ان کو آنا ہے

ہے جو پردہ پڑا نگاہوں پر
ہم کو خورشید وہ اٹھانا ہے

(مبشر خورشید)

وہ لطفِ یار ہے جس کا کوئی حساب نہیں

جہاں کے پاس مرے علم کا جواب نہیں
کہ تیرے چہرہ سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں

مَیں تیری راہ کا ذرہ ہوں لاکھ عجز کروں
کریگا کون یقیں یہ میں آفتاب نہیں

ہزار زخم ہیں تیرے جن میں کہکشانیں ہیں
ایاغِ غیر میں اب ایک ماہتاب نہیں

ہم اہلِ دل اُسے مردہ شمار کرتے ہیں
نفس نفس میں جس انسان کے انقلاب نہیں

رہِ حیات میں کچھ کھو گئے ہیں اہلِ خرد
قصور یہ ہے کہ وہ تیرے ہمرکاب نہیں

لٹا جو یار کی رہ میں ہوا امیرِ جہاں
خراب وہ ہے کہ جو خانماں خراب نہیں

غنا ہمارا کسی شاہ کی نہیں ہے عطا
یہ فصل وہ ہے جو پروردۂ سحاب نہیں

کسی لئیم کی بخشش ہے ہو سکے جو شمار
وہ لطفِ یار ہے جس کا کوئی حساب نہیں

وہ اعتماد ہے مجھ کو خود اپنی الفت پر
زباں پہ شکوہ نہیں دل میں اضطراب نہیں

جہاں میں حسن نے کس کو دیا نہ اذنِ وصال
وہ عشق، عشق نہیں ہے جو کامیاب نہیں!

جسے ہو تابِ نظر آج سامنے آئے
کسی سے بزم میں اب یار کو حجاب نہیں

دے اپنا آپ تبسم! زکوٰۃ کی مد میں
تو خود نصاب ہے گو صاحبِ نصاب نہیں

(عبد الرشید تبسم ایم اے لاہور)

درخواست دعا

میرے ابا جان حکیم محمد لطیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد قلب اور شدید بخار میں مبتلا ہیں احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(محمود لطیف انور حافظ آباد)

غیر مفید ثابت ہونے پر
پوری قیمت واپس
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک
اپھارہ
آکسیلو اپھارہ کا ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب! موسم شروع ہو چکا ہے آج ہی کافی مقدار میں منگوا کر اپنے علاقہ کے جانوروں کی جان بچائیں۔ قیمت فی پیکٹ ۱/ اور جن پر ۳۳ فیصد کمیشن دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس کی دعائت دی جائے گی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔
لائلپور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ لائلپور۔ فون ۳۸۰۲

تریاقِ اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نورِ نظر زینت اولاد کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۲

ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

(۱) "اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

(۲) "یاد رکھو ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو نہیں مل سکا۔ وہ آج حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی حاصل نہ کرے تو اور بات ہے ورنہ جنت کی نہار، روز اللہ تعالےٰ کے قرب کی راہیں جس رنگ میں تیرہ سو سال کے بعد آج کھلی ہیں۔ اس طرح تیرہ سو سال میں کسی کے لئے نہیں کھلیں۔"

(۳) "ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہو گی۔ جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل۔ اسکے انعامات اور اس کا قرب حاصل کرنے اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات میں حصہ لیں۔ تاکہ ہماری زندگیوں میں ہی دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنی لگ جائیں اور ہمیں حقیقی عید میسر آجائے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے بھائی عزیزم عبدالرشید کی سکوٹر سے گر جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ جلد شفا عطا فرمائے۔

حکیم محمود احمد معلم وقف جدید
پتہ ۹۱-۹ محمود آباد خانیوال ضلع ملتان ۱۰-R

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطیہ کی سو فیصدی ادائیگی فرمادی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مخلصین کو اپنے دین اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمادے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیان		رقم عطیہ
۱	مکرم ماسٹر واحد علی صاحب	کوئٹہ	۱۰
۲	" ناصر احمد صاحب	"	۳۰
۳	" محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج		۱۵۰
۴	" حافظ سلیم احمد صاحب آبادی دارالصدر شرقی ربوہ		۱۵
۵	" دوست محمد صاحب نبول والے لائل پور		۳۰۰
۶	محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیگم مکرم فضل الرحمٰن صاحب لاہور		۳۰۰
۷	" اہلیہ صاحبہ شیخ غفور احمد صاحب لائل پور		۳۶
۸	مکرم ڈاکٹر مرزا محمد احسن بیگ صاحب لائلپور		۲۰۰
۹	" چوہدری محمد اسلم صاحب دارالصدر غربی ربوہ		۱۰۰۰
۱۰	" راجہ بشیر الدین صاحب مڈھ رانجھا		۷۵
۱۱	" ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کرک لاہور چھاؤنی		۵۰۰
۱۲	" مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد		۳۳۰
۱۳	" حکیم عبدالواحد صاحب کارکن اصلاح وارشاد مقامی ربوہ		۵۰
۱۴	" مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا		۱۰۰۰
۱۵	" سردار مجید الدین احمد صاحب ریٹائرڈ خود ضلع سیالکوٹ		۵۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مرغی خانہ

وائٹ لیگھارن نسل کے سال بھر متواتر انڈے دینے والے چوزے اور بیچنے والے انڈے خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔ چوزے حاصل کرنے کے لئے علیہ آرڈر بک کروائیں۔
ریٹ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ بیچنے والے انڈے ۶/- روپے درجن (منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ)

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

S.S.i

مثلاً کینسلیڈ سوئچ پلگ لاک ٹائپ تھری پن
سرفس
ساکٹ پورسلین تھری پن ۱۵ ایمپیئر
پلگ ٹاپ تھری پن ۱۵
ڈیلرز لاہور، راولپنڈی، پشاور، کراچی، ڈھاکہ
شفیع سنز انڈسٹریز سمال انڈسٹری اسٹیٹ سیالکوٹ

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔
(منیجر)

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان۔ جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بیڈ شیٹ فرشی دریاں کھیس، نئے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیلرز ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔
سالانہ چندہ صرف ۲/-
(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۱۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۱۰	۲-۴۵	۳-۳۰	۴-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۳۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۹-۱۵	۴-۴۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۲-۳۰	۹-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔
(محمد علی ظفر پرائے منیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ منیجر

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولے ۲۰ روپے حکیم نظام دین اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن بہنوں کو تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو حاصل کریں۔

۷۲۱ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ ... ۳۰۵

۷۲۲ محترمہ سلمیٰ جاوید صاحبہ لاہور ... ۳۰۰

۷۲۳ محترمہ اصغری خاتون صاحبہ کراچی ... ۵۱۰

۷۲۴ محترمہ بیگم کرنل صادق صاحب راولپنڈی ... ۳۰۰

۷۲۵ محترمہ فضل نور صاحبہ بیگم صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت ربوہ منجانب دختر - محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مرحومہ ... ۵۷۹

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تائبین خدام الاحمدیہ سال ۴۸ - ۱۳۴۷ کے بجٹ جلد بھجوائیں

۶۹ - ۱۹۶۸

سال رواں کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے مگر ابھی تک متعدد مجالس کی طرف سے سال ۶۹-۱۹۶۸ء کے بجٹ موصول نہیں ہوئے حالانکہ یہ کام شروع سال ہی میں ختم ہو جانا چاہئے تھا۔ تمام ایسے قائدین سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر بجٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان
ربوہ
جس میں
قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادری لیف اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

تورکاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
خریدتے وقت
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
ملاحظہ فرما لیا کریں۔
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

الفضل
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا کے گوشے گوشے میں مساجد تعمیر کروانے کا عزم صمیم فرما چکے ہوا تھا۔ چنانچہ حضور اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ..... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو غیر ممالک میں خدا تعالیٰ کے گھر بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں خاص اہتمام کے ساتھ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے خاص جدوجہد کرتے ہوئے اپنے عزیز اموال کو پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بواسیر کے بے شمار مریض
"پائلز کیور" کے صرف چار کیپسول استعمال کر کے مکمل
شفا حاصل کر چکے ہیں، تسلی کے لئے نمونہ کی ایک خوراک
اور تفصیلی پمفلٹ بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوائیں،
مکمل کورس ۱۰/-
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۳ تبلیغ تا ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

۱ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ ہفتہ عام طور پر اچھی رہی۔ درمیان میں ہلکے سے ضعف کی شکایت ہو گئی تھی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲ حضور ایدہ اللہ نے ۱۴ تبلیغ کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے دنیا میں غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی غرض سے تسبیح و تحمید اور درود پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعا نیز استغفار اور بعض دوسری دعاؤں کا روزانہ کم سے کم مقررہ تعداد میں آئندہ بھی ورد جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز اس ضمن میں ایک اور قرآنی دعا کا روزانہ کم از کم ۳۳ مرتبہ ورد کرنے کی نئی تحریک بھی فرمائی وہ دعا یہ ہے:۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (بقرہ آیت ۲۵۱)

حضور نے متعدد دیگر آیات قرآنی کی روشنی میں اس آیہ کریمہ کی نہایت لطیف تفسیر بھی بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا تمام سابقہ دعاؤں کا ورد بھی کم سے کم مقررہ تعداد میں جاری رکھا جائے۔ اور ان کے ساتھ اس قرآنی دعا کا ورد بھی کیا جائے۔ نیز واضح فرمایا کہ ان سب دعاؤں کے ورد کے لئے جو تعداد مقرر کی گئی ہے وہ کم سے کم تعداد ہے۔ جن دوستوں کے لئے ممکن ہو انہیں حسب توفیق اس سے بھی زیادہ تعداد میں ان دعاؤں کا پورے عزم اور تعہد کے ساتھ ورد کرنا چاہیئے۔

۳ ربوہ — یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان اور مکرم میاں رفیق احمد صاحب ایم اے سی سی ابن محترم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر کی تقریب شادی ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۸ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء بروز جمعہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ سلمہا حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہیں اور مکرم میاں رفیق احمد صاحب سلمہ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کے نواسے ہیں۔

تقریب رخصتانہ ۱۴ فروری کو تین بجے بعد دوپہر محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم کی کوٹھی پر منعقد ہوئی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور کثیر التعداد دیگر مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ انچارج سیرالیون مشن نے کی بعدہٗ مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب آف ملتان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی آخر میں حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

ادارہ الفضل شادی کی اس مبارک تقریب پر محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بیگم محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم، حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب محترم میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر اور ہر دو خاندانوں کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کی تحریک کرتے ہوئے خود بھی دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

۴ محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ انچارج گیمبیا مشن دہلی کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اور آپ کو بغرض علاج ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا اب مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے گیمبیا سے اطلاع دی ہے کہ محترم چوہدری صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے ہیں صرف کمزوری باقی ہے۔ آپ دو روز تک ہسپتال سے گھر واپس آجائیں گے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین

۵ محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ انچارج گیمبیا مشن کو فروری کے اوائل میں موٹر کار کا جو حادثہ پیش آیا تھا اس میں ایک پرانے اور مخلص احمدی مکرم باجان صاحب کو شدید چوٹیں آئی تھیں وہ ان چوٹوں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال پہنچ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

محترم خان شمس الدین خان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم محترم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور و ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خان و ڈویژن نمبر ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء کو ساڑھے دس بجے شب پشاور میں عمر ۶۹ سال وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

محترم خان صاحب مرحوم کا ۲۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں مثانہ کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن تو کامیاب رہا تھا لیکن چونکہ آپ کو ذیابیطس کی بھی شکایت تھی اس لئے زخم مندمل ہونے میں پیچیدگی پیدا ہو گئی۔ درمیان میں آپ کی حالت بار بار تشویشناک صورت اختیار کرتی اور سنبھلتی رہی۔ حالت میں اتار چڑھاؤ کی اسی کیفیت کے دوران بالآخر آپ ۱۴ فروری کی رات کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ کا جنازہ ۱۵ اور ۱۶ فروری کی درمیانی رات نصف شب گزرنے کے بعد پشاور سے ربوہ پہنچا۔ ۱۶ فروری بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان کارکنان اور دیگر مقامی احباب نیز تعلیم الاسلام ہائی سکول اور جامعہ احمدیہ کے ممبران اسٹاف اور طلباء کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہٗ حسب وصیت آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کی خدمات سلسلہ کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نے آپ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کئے جانے کے متعلق خصوصی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

محترم خان شمس الدین خان صاحب مرحوم خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے ۱۹۲۸ء کے اوائل میں آپ نے وصیت کی اور اخلاص و فدائیت میں ترقی کرتے چلے گئے سلسلہ کی جملہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور سلسلہ کی خدمات بجا لانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے بالخصوص قیام پاکستان کے بعد آپ نے امیر جماعت ہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ اسماعیل خان و ڈویژنز کی حیثیت سے سالہا سال تک بہت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ آپ کے فرزندان آپ کی صاحبزادیوں اور جملہ لواحقین نیز جماعت ہائے احمدیہ پشاور و ڈیرہ اسماعیل خان و ڈویژنز کے افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اولاد اور جملہ دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴